السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیافرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بنام عبدالرحیم ایک لڑکی لے کرفرار ہوگیاجس میں لڑکی کی والدہ بھی راضی تھی اس نے ہی اپنے ہاتھ لڑکی کو عبدالرحیم کے ساتھ بھیجا۔ عبدالرحیم نے نکاح کرکے جاکر کورٹ میں بیان دلایا۔ اب لڑکی ملی ہے جب کہ وہ حاملہ ہے۔ اس لڑکی پر کیا سزا عائد ہوگی۔ شریعت محمدی کے مطابق کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیئے کہ مذکورہ مسئلہ میں نکاح جائز نہیں ہے اگرچہ والدہ کا ساتھ کیوں نہ ہو، کیونکہ ولایت کا حق باپ کو حاصل ہے یہاں پر باپ موجود نہیں ہے جس طرح حدیث میں ہے :

((لانکاح إلابولی))

اوردوسری جگہ ہے :

((أیما إمرأة نکحت بغیر إذن ولیها فنکاحها باطل فنکاحها باطل فنکاحها باطل))مسند احمد' وابن ماجه : کتاب النکاح' باب لانکاح إلابولی

اب عبدالرحیم نے زنا کیا ہے اس لیے اس کو زنا والی سزا ملنی چاہیئے اوراس پر زنا والی حد عائد ہوگی۔

ھذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 447

محدث فتویٰ